الجامعة البنورية العالمية
پی او بکس نمبر: ۱۰۶۹۸ سائٹ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

Email: daruliftа@gmail.com Web: http://fatawa.binoria.org Ph: +92-21-2560300\2560400 Fax: +92-21-2564586

Name	:> meher khan niazi	Serial No	:> 4150
Address	:> karachi	Fatwa No	:> 32-87
Sebject	:> SOOD	Date	:> 3/4/2008
		Email	:>

Question :>
qistoon ke qarobar k baarey main aap kia kehtey hain kia yeh jaiz hai. ya phir misaal k tor par aik shakhs aik cheez naqd qeemat main 1500 rupey ki bechta hai aur udhaar main wohi cheez 1600 rupey main bechta hai to kia yeh sood hai ya nahi? please jawab jald dain

قسطوں کے کاروبار کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں کیا یہ جائز ہے؟
یا پھر مثال کے طور پر ایک شخص ایک چیز نقد قیمت میں 1500/- پندرہ سو کی بیچتا ہے اور ادھار میں وہی چیز 1600/- سولہ سو روپے کی بیچتا ہے
تو کیا یہ سود ہے یا نہیں؟ / مہر خان نیازی / کراچی

الجواب حامداً ومصلیاً

نقد کے مقابلے میں ادھار یا قسطوں پر بیچنے کی صورت میں زیادہ قیمت وصول کرنا شرعاً جائز ہے اور سود کے زمرے میں بھی نہیں آتا مگر قسطوں پر معاملہ کرنے کی صورت میں درج ذیل شرائط کا ملحوظ رکھنا ضروری ہے تاکہ شرعاً بھی یہ معاملہ جائز اور درست ہو۔
(۱-) اول مجلس عقد میں ہی یہ طے کرلیا جائے کہ یہ معاملہ ادھار اور قسطوں پر ہوگا۔ (۲-) ہر قسط کی مالیت طے کرلی جائے۔
(۳) یہ بھی طے کرلیا جائے کہ کل قسطیں کتنی ہونگی۔ (۴) کسی قسط کی تاخیر کی وجہ سے کوئی جرمانہ وغیرہ مشروط نہ ہو۔ چنانچہ ان شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے قسطوں پر خریداری بلاشبہ جائز اور درست ہے ورنہ نہیں

وفي الدر: وصح بثمن حال ومؤجل الى معلوم لئلا يفضي الى النزاع۔ ص۵۳۱/ ج۴

وفي المبسوط للسرخسي: اذا عقد العقد على انه الى اجل كذا بكذا او بالنقد او الى شهر بكذا (الى قوله) بعد تمام الشرط صحة العقد۔ ص۱۳/ ج۸

واللہ تعالیٰ اعلم

محمد آصف کان اللہ لہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۲۶/ ربیع الاول / ۱۴۲۹ھ
15/4/08

الجواب صحیح
عبد اللہ شوکت کان اللہ لہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۲/ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ

الجواب صحیح
محمد سعد
دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

دار الافتاء ۳۲۸۷
رئیس دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ
رئیس دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ